خواجہ غلام فرید چاچڑانی
اور
مرزا قادیانی

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ القرآن والحدیث

حضرت علامہ

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا قادیانی

مصنف

مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

ناشر

بزم فیضان اویسیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ

نام کتاب :خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا قادیانی

مصنف : حضرت علامہ الحافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

اشاعت اوّل : 2009ء

صفحات : 16

قیمت : 22

کمپوزنگ :ڈاکٹر محمد اظہر عامر اویسی 0322-2560448

ناشر

بزم فیضان اویسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امــا بـعد! شیخ المشائخ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب قدس سرہٗ کو ہر بد مذہب سے اس طرح نفرت تھی جس طرح ایک عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہونی تھی۔ آپ کے دیوان فرید شریف (سرائیکی) میں متعدد مقامات پہ بد مذاہب کی مذمت فرمائی۔ ایک وہابی آپ کا ہم درس تھا وہ آپ کو عشق سے روکتا تھا بلکہ شرک سے تعبیر کرتا تھا متعدد مقامات پہ اسے کوسا ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرمایا ہے:۔

ملاں نہیں کہیں کار دے شیوے نہ جانن یار دے

یعنی ظاہر میں وہابی کسی کام کے نہیں وہ یار کے مطالب کیا جانیں۔ نہ ہی انہیں اسرار و رموز کا علم ہے جہالت سے پیٹھ کے بل بری طرح گر گئے ہیں۔ بعض بے وقوف اہل حق علماء کو بھی اسی میں داخل سمجھتے ہیں حالانکہ علماء حق یہاں مراد نہیں بلکہ یہاں ملاں سے مراد وہابی یعنی اولیاء کا دشمن مولوی ہے دوسرے بد مذاہب سے نفرت کے ساتھ مرزائیوں سے بھی آپ کو نفرت تھی لیکن مرزائیوں نے ارشادات فریدی (آپ کے ملفوضات) سے آپ کی تائید ثابت کی فقیر اویسی غفرلہ نے ان کے رد میں یہ رسالہ لکھا ہے اللہ قبول فرمائے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۴ صفر ۱۴۲۹ھ

تمہید

قادیانی مرزا غلام احمد کا اپنی ذات کے متعلق ایک شعر ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو حاکم مطلق اور مختار کل ہے اس نے اپنی قدرت کاملہ اور لازوال طاقت کے ذریعہ "متنبی قادیان" کی زبان وقلم سے وہ کچھ کہلوایا جس سے مرزا کی حقیقت الم نشرح ہو کر رہ گئی۔ موصوف کی تحریرات کو ایک خاص نظم وترتیب سے سامنے رکھا جائے تو آں جناب کے پاگل پن، مراقی طبعیت اور حماقت کی حقیقت سامنے آجاتی ہے اور ہر شریف آدمی یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے مرزا اسلامی روایات چھوڑ کر عام انسانی اخلاق سے بھی عاری اور محروم ہے چہ جائیکہ نبوت کا عالیٰ مرتبت منصب، جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں انسانیت کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ ایسی نعمت جس کی تکمیل اللہ رب العزت نے حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کر دی۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنی بیمار طبیعت اور حماقت سے نہ حاصل ہونے والی نعمت کی عطا کا نہ صرف دعویٰ کر دیا بلکہ اس پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اپنی معتقد برادری اور احباب ودوستوں کو اس منحوس دعویٰ کی اشاعت اور دوسروں کو منوانے پر لگا دیا۔ اس کے نبوت کے دعاوی کے چند نمونے حاضر ہیں۔

نبوت ورسالت کے دعاوی مرزا قادیانی لکھتا ہے

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۵)

(۲) اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خداوند وہی ہے جس نے

قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ دافع البلاء ص ۹

(۳) جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا تعالیٰ کا کلام جانتا ہوں اس طرح اس کلام کو جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱

(۴) ماسواء اس کے یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعۃ ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف مزم ہیں کیونکہ میرے وحی میں امر بھی ہے نہی بھی (اربعین ص ۴، وص ۷)

(۵) بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے (فتاویٰ احمدیہ ص ۳۰۸)

ناکام مساعی

اپنے اس باطل دعویٰ کی اشاعت کے لئے خود اور اس کے چیلے چانٹے لنگڑے ہاتھ پاؤں سے خوب ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن الحمدللہ اپنی ہر سعی سے بری طرح ناکام رہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑانی قدس سرہٗ

مرزا نے اپنے دور کے بیشمار مشائخ و علماء کو اپنے قبیح دعویٰ نبوت کا مصدق و مؤید ثابت کرنے کی کوشش کی جھوٹے اعلان جھوٹی عبارات ان کی طرف منسوب کر کے اپنی تصانیف و رسائل میں شائع کئے منجملہ ان کے خواجہ خواجگان شیخ المشائخ امام شریعت و طریقت حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑانی قدس سرہٗ بھی ہیں۔

چنانچہ مرزائیوں کی طرف سے بارہا یہ ناکام کوشش کی گئی ہے کہ حضرت خواجہ

صاحب علیہ الرحمتہ نے مرزا صاحب کو مرد صالح اہل السنۃ والجماعۃ اور صراط مستقیم پر تسلیم فرمایا ہے اور علماء کی تکفیر کو ناپسند فرما کر مرزا صاحب کو ضروریات دین کا غیر منکر فرمایا ہے۔ اور نیز حضرت خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کے ایک دشنام وہ منکر کو ڈانٹ کر فرمایا ''تعجب کیا ہے کہ یہی مرزا غلام احمد قادیانی مہدی ہو۔ اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کون امر مانع ہے (وغیر ذالک)'' اگرچہ اشارات فریدیہ کے اقتباسات کی حقیقت حضرت خواجہ غریب نواز کے واقف کار وابستگان عقیدت سے مخفی نہیں۔ مگر عام لوگ جن کو اصل حقیقت سے اطلاع نہیں ان کے لئے ایک گمراہ کن فتنہ کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ یہ لوگ یا تو حضرت خواجہ صاحب کے متعلق سوء ظنی میں مبتلا ہوں۔ یا مرزا جی کی تکفیر میں پس وپیش کریں۔

اشارات فریدی

اس کا اصل نام مقابیس المجالس ہے یہ حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا رکن الدین پہرار رحمتہ اللہ علیہ نے فارسی زبان میں جمع کیا حال ہی میں اس کا واحد بخش سیالوی دیوبندی وہابی نے اردو میں ترجمہ کیا اور اس میں دیوبندیت کو ایسی چالاکی سے گھسیڑا کہ فریدی حضرات کو محسوس تک نہ ہونے دیا۔ پانچ جلدوں میں ہے فقیر نے اس کے دھوکے وفریب کا پردہ چاک کر کے اس کے رد میں ایک رسالہ واحد بخش سیال کا برا حال لکھا ہے۔

اسی اشارات فریدی کے چند حوالے پیش کر کے ادیانی ثابت کرتے ہیں کہ حضرت غلام فرید قدس سرہٗ قادیانی لعین کے مؤید و مصدق تھے۔ فقیر ان کے دس غلط الزامات کا ازالہ کرتا ہے۔

......عبارات اشارات کی تردید......

اشارات فریدی کے اقتباسات کے حوالہ جات جو پیش کئے گئے ہیں یہ حوالے بہ اصول روایت وروایت صحیح نہیں اس کی وجوہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) اشارات فریدی حضرت خواجہ کی اپنی تصنیف نہیں بلکہ مولانا رکن الدین مرحوم کے جمع

کردہ ملفوظات ہیں لیکن مرزائی بڑے زوردار دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ اشارات خود خواجہ صاحب کی تصنیف ہیں۔ فقیر اس مرزائی کو ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے گا جو اشارات کو خود خواجہ صاحب کی تصنیف ثابت کر دکھلائے گا۔

لطیفہ: تعجب ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے دعویٰ کے باوجود اتنا جاہل ہے کہ وہ خود بھی اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی ص ۲۰۷ میں لکھتا ہے کہ خواجہ (غلام فرید صاحب) نے اپنی کتاب اشارات فریدی میں مخالفوں کے حملوں کا جا بجا جواب لکھا ہے۔

(۲) اشارات فریدی خواجہ (غلام فرید صاحب) کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے اس کی صحت کے متعلق خواجہ صاحب کی کوئی تصدیق نہیں۔

(۳) حضرت محی الدین ابن العربی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف میں کئی امور خلاف شرع درج ہوئے ان کے لئے علماء و مشائخ نے تصریح کی کہ یہ یہودیوں کی شرارت ہوئی کہ انہوں نے شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں غیر شرع امور درج کر دیئے۔ چنانچہ امام شعرانی قدس سرہٗ اپنی تصنیف الیواقیت والجواہر ص ۷ میں لکھا کہ یہ مفتریوں کا افتراء ہے جو عبارت اشارات فریدی میں مرزا کی تائید میں درج ہے وہ اسی افتراء کے قبیل سے ہے اور درمختار میں ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ بعض یہودیوں نے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ پر افتراء کیا ہے اور ایسے افترآت کا طریقہ پہلے سے چلا آرہا ہے۔ خود حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ انکشاف فرماتے ہیں اسی اشارات فریدی ص ۴۶/۴۷ ج ۳ میں اس قسم کے کئی حکایات بیان فرمائی ہیں ایک جگہ پر ہے کہ حاضرین میں سے کسی نے عرض کی کہ جو لوگ روافض کے عقائد سے واقف ہیں وہ ان کے دھوکہ میں نہیں آتے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو لوگ تحقیق کی قدرت نہیں رکھتے ایسے ابیات کے ذریعہ سے ان (سنیوں) کو ورغلاتے ہیں اور ان کے دلوں میں خلجان پیدا کرتے ہیں پھر قاضی نور اللہ شوستری (شیعہ) کے

الحاقات کا ذکر فرمایا کہ اس نے اکابر چشتیہ وقادریہ کی طرف ابیات اور اقوال خود ساختہ منسوب کر کے لوگوں کے دلوں میں خلجان پیدا کرنے کا سامان اپنی کتاب میں کیا ہے۔

سوال: اشارات فریدی حصہ سوم میں حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد بخش عرف نازک کریم سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا اجازت نامہ لکھا ہوا درست ثابت ہوتا ہے خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی تصدیق صحیح ہے۔

جواب: معتبر شہادتوں سے ثابت ہوئی کہ جب یہ کتاب مقابیس المجالس (اشارات فریدی) شائع ہوئی تو حضرت نازک کریم قدس سرہٗ کو پیش کی گئی آپ نے کتاب کا مطالعہ فرمایا اس میں قادیانی تائیدی عبارات کو پڑھا تو سخت ناراض ہوئے اور ساتھ مولانا رکن الدین کے لئے فرمایا کہ اس نے ان افترآت سے اپنی عاقبت برباد کی۔

فقیر اویسی غفرلہٗ کا خیال ہے مولانا رکن الدین صاحب کو ملفوظات جمع کرنے کی وجہ سے اظہار ناراضگی کیا ہوگا کہ اس نے مرزا کی تائید ملفوظات میں ملحق کر دی۔ ممکن ہے ایسے ہو لیکن جامع ملفوظات پر الحاق کا الزام نہیں آسکتا اسی لئے کہ ایسی حرکتیں ناشرین کاتبین سے ہوتی ہیں اور سب کو معلوم ہے کہ مرزا اختر مرزائی مذہب رکھتا تھا آستانہ فرید میں بود و باش رکھتا تھا منافقت سے فریدی سلسلہ میں داخل تھا اس کی مرزائیت کی داستانیں مشہور ہیں بہر حال ارشادات میں حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی تائید مرزا سراسر الحاقی اور من گھڑت ہے ہمارے اس بیان کی تائید ملاحظہ ہو:

......مرزاجی اور خواجہ غلام فرید......

حضرت غریب نواز خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ کو قادیانی اپنے مخالفین سے سمجھتا اور لکھتا رہا چنانچہ مرزاجی نے اپنی کتاب انجام آتھم میں اپنے مکفرین و مکذبین علماء و مشائخ ھند کی دو طویل فہرستیں دی ہیں۔ مشائخ کی فہرست ریاست بہاول پور کے ہر سہہ مقامات متبرکہ کے سجادہ نشین صاحبان یعنی حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف و حضرت

خواجہ نور احمد صاحب سجادہ نشین بہاراں شریف اور حضرت مخدوم صاحب اوچشریف کے اسماء گرامی سے مزین ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مشائخ بہاول پور نے ہندوستان کے دیگر مشائخ کی طرح مرزا جی کو کافر اور کاذب کہنے میں ناموس شریعت کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا ہے نیز مرزا جی کی تکفیر میں مشائخ بہاول پور دوسرے علاقہ جات کے مشائخ سے پیچھے نہیں ہیں۔

نوٹ: قادیانی کی اپنی زبانی تائید کے مقابلہ میں مولوی رکن الدین کی تحریر کا کیا اعتبار جبکہ اس میں بھی غلام احمد اختر مرزائی کی کارستانی کا بھی احتمال ہے۔ اور بقاعدہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور بقاعدہ نص قرآن ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ اس معنی پر انجام آتھم کی عبارت یقینی ہے اور اشارات فریدی میں ظن ہے اسی لئے نا قابل قبول ہے۔

(ایک اور تائید) اشارات فریدی کا حصہ اول و دوم

حصہ دوم مرزا جی کے ذکر سے بالکل خالی ہے۔ حصہ سوم کا (جب وظیفہ خوار ہوا) بہت سا حصہ مرزا جی کی صفائی اور اس کی مدح وثناء میں ہے اور مرزا جی کے ۱۰، ۱۰ صفحے کے خطوط پھر ان کے جوابات بجنسہ درج ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اطراف واکناف کے مشائخ کرام وعلماء عظام ورؤساء کبار کی خط وکتابت رہتی تھی۔ مگر اشارات فریدی میں کسی عالم، بزرگ، رئیس کے خطوط بجنسہ نقل نہیں۔ آخر مرزا جی کے خطوط میں کونسے جواہر لٹکے ہوئے تھے۔ کہ تمام خط وکتابت کو پورا نقل کیا گیا ہے اور جا بجا مرزا جی کی مدح سرائی کی گئی ہے۔

اشارات فریدی کے اقتباسات درایۃً بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ حضرت صاحب علاوہ شیخ کامل ہونے کے بہت بڑے متبحر عالم اور فاضل اجل تھے۔ ختم نبوت کے دلائل ونصوص قطعیہ حضرت کے سامنے تھے۔ خود اشارات فریدی میں متعدد جگہ ختم نبوت کی تصریح ہے۔

چنانچہ اشارات فریدی حصہ سوم ص ۱۷۰ میں ہے۔ پس دائرہ نبوۃ بر آنحضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم شد۔ علیٰ ہذا اشارات فریدی حصہ ص ۹ میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ سے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے متعلق سوال کیا کہ مسیلمہ مسلمان است یا نے۔ حضرت حضور خواجہ البقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہہ فرمودند کہ وے کافر۔ اکفر ست آزاں سبب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور کذاب لقب فرمودہ اند۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہو وہ حضرت خواجہ صاحب کے نزدیک کافر و اکفر ہے۔ جیسا کہ اس پر اجماع امت ہے۔ چنانچہ شہادت نمبر۲ سے ظاہر ہے کہ جب حضرت خواجہ صاحب کے سماع مبارک میں مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت آیا تو مرزا جی کو کافر فرمایا۔

حضرت خواجہ غریب نواز پر یہ بھی مؤلف اشارات فریدی کا افتراء ہے کہ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کون سا امر مانع ہے۔ کیونکہ اشارات فریدی حصہ دوم ص ۱۰۸ میں امام مہدی کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی تصریح موجود ہے کہ "عقیدہ اہل السنۃ والجماعت آنست کہ قائم آل رسول خواہد بود۔ شخصے خواہد بود از اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ در آخر زمان تولد نماید" پس اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ کہ امام مہدی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ اور مرزا صاحب قوم کے مغل ہیں۔ سید نہیں جیسا کہ مرزا کا خاندان اس امر کا شاہد ہے اور مرزا کا مغل ہونا دنیا بھر میں سورج سے زیادہ روشن ہے۔ تعجب ہے کہ حضرت خواجہ خواجگان جیسا عارف کامل اور عالم معتبر مشہور عقیدہ کے خلاف ایک شخص قوم

مغل کے حق میں فرماویں۔

حضرت خواجہ صاحب پر یہ بھی افتراء ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک حدیث میں ہے کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہوگا۔ اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اس طرف گیا ہے کہ مہدی آخر الزمان عیسی علیہ السلام ہیں اس سے ظاہر ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کے نزدیک امام مہدی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور حدیثوں میں جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے ثابت ہے۔ قابل حجت نہیں حالانکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور تمام قابل قدر بزرگوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک ہونے کی حدیث نہایت درجہ کی ضعیف حدیث ہے جس کا غایت درجہ کا ضعف بھی منکشف ہو چکا ہے)

بہر حال حضور فرید الملۃ والدین حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ نے نہ تو مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تائید کی اور نہ اسے مہدی مانا بلکہ اسے کافر اکفر کہتے تھے انجام آتھم کا حوالہ گزر چکا ہے۔

آپ کے ملفوظات مبارکہ میں آپ کے وصال کے بعد طباعت کے وقت ایسی باتیں شامل کی گئی ہیں یہ قصور مولانا رکن الدین کا بھی نہیں کیونکہ آپ باعمل عالم دین اور حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ کے خلیفہ بھی تھے یہ تمام شرارت غلام احمد اختر کی معلوم ہوتی ہے کہ اس نے فریدی سلسلہ میں بیعت ہوکر دوران طباعت اشارات فریدی میں یہ شرارت کر دکھلائی۔

......عجیب انکشاف......

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ کے مرید اور آپ کے صاحبزادہ والا شان حضرت خواجہ محمد بخش عرف نازک کریم قدس سرہٗ کے خلیفہ مولانا نور احمد فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ایک ولی کامل اور متجر عالم وشاعر اور مشاہیر علماء کرام مثلاً حضرت مولانا محمد یار

صاحب، بلبل باغ فرید اور حضرت مولانا غلام رسول و دیگر جید علماء کرام کے مرشد تھے انہوں نے بھی اشارات فریدی کی ان عبارات کی خوب زبردست تردید فرمائی کسی دور میں ایک دفعہ شائع بھی ہوئی افسوس کہ آپ کے جانشینوں نے کام کو آگے نہ بڑھایا اور الٹا اس شائع شدہ تردید منظر عام پہ بھی نہ لا سکے۔ طالب علمی کے دور میں فقیر کو آپ کی قلمی تصانیف کی زیارت ہوئی جی چاہتا تھا کہ کاش ایسے گوہر نایاب شائع ہوتے لیکن آج کل کے لوگ اپنے اسلاف کے کارناموں کو مٹانے کے درپے ہیں۔

نوٹ: مرزا قادیانی کے ان افترآت کے رد میں فقیر نے ایک ضخیم تصنیف جمع کی ہے اللہ نے چاہا تو کبھی شائع ہوگی انشاء اللہ ثم انشاء اللہ

مولانا رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ کی برأت

مرزا قادیانی کے اعتراض والی عبارات کا مولانا رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ کو مجرم گردانا جاتا ہے ان پر یہ الزام سراسر غلط ہے اس کے متعلق فقیر کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

(۱) جب تک کسی کے جرم کی شرعی تحقیق اور اسلامی گواہی نہ ہو اسے مجرم گردانا خود مجرم بننا ہے۔ محض ظن وتخمین سے الزام لگانا گناہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان بعض الظن اثم ...... ترجمہ: بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

(۲) گمان اور یقین کا معارضہ ہو تو گمان یقین کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً

عموماً ایسی کاروائیاں اکثر کتابت وطباعت کے وقت ہوتی ہیں کتابت وطباعت میں مولانا رکن الدین مرحوم کو کوئی دخل نہیں یہ کاروائی غلام احمد اختر مرزائی کی ہوسکتی ہے۔

(۳) مولانا رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے خلیفہ ہیں اگر مذکورہ غلطی ان کے لئے مانی جائے تو خواجہ صاحب پر حرف آتا ہے۔

(۴) مقابیس المجالس کی جلد چہارم کے مقبوس :۱۹ میں ہے کہ ایک مرتبہ مولانا رکن الدین نے حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ بندہ کو صحت نصیب ہو حضرت اقدس نے جواب دیا کہ اب مجھے صحت ہو گئی ہے اس لئے تجھے بھی صحت ہو جائے گی۔ یہ بات مرتبہ فنافی الشیخ سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسا فانی فی الشیخ شخص غلط کام نہیں کر سکتا۔

(۵) حضرت قبلہ عالم مہاروی قدس سرہٗ کے خلیفہ حضرت خواجہ نور محمد صاحبؒ نارووالہ قوم کے پرہار تھے ایک دفعہ حضرت خواجہ قبلہ عالمؒ نے خواجہ نور محمد نارووالہ کو بشارت دی کہ آپ کی وجہ سے ساری پرہار قوم بخشی گئی ہے۔ چونکہ مولانا رکن الدین بھی پرہار تھے لہٰذا وہ بھی سعید ازلی ہوئے۔ سعید ازلی کے لئے قادیانی سازش میں ملوث ہو کر مردود ہونا محال ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

تتمہ

مرزا قادیانی کے اعتراض کے ساتھ چند اور اعتراضات کے جوابات بھی ضروری ہیں۔ حضور خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ کی ذات ستودہ صفات کے مراتب علیا کو دیکھ کر حاسدین سے رہا نہ گیا اور چند لایعنی اعتراضات آپ کی شخصیت کو داغدار کرنے کے لئے عام مشہور کر دیئے۔

سوال: حضرت اقدس کی ذات ستودہ صفات پر بعض لوگوں نے پہلا الزام یہ تراشا ہے کہ آپ عشق مجازی کے دلدادہ تھے۔ لیکن آپ کے ملفوظات کے مطالعہ سے قارئین کرام پر یہ واضح ہوگا کہ آپ نے عشق مجازی کی سخت مذمت فرمائی ہے۔ البتہ آپ نے اپنے کلام میں بادہ وساغر اور گل وبلبل کی اصطلاحات ضرور استعمال فرمائی ہیں۔ کیونکہ اقلیم حقیقت کی کوئی زبان ہی نہیں ہے۔ حقیقت کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے، مجاز کے الفاظ میں کہنا پڑتا ہے۔

حضرت رومی نے خوب کہا ہے۔

خوشتر دی باشد کہ سرد براب گفتہ آید از حدیث دیگراں

اور جناب غالب مرحوم نے کہا۔

ہر چند کہ ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے ساغر و مینا کہے بغیر

سوال: حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ تارک صوم وصلوٰۃ تھے اس کے ثبوت میں وہ لوگ حضرت اقدس کے اس قسم کے اشعار پیش کرتے ہیں۔

صوم صلوٰتوں پھردا عاری

حالانکہ مقابلیس المجالس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فرائض، واجبات، اور سنن تو در کنار آپ آخری سانس تک نوافل، مستحبات اور روزمرہ کے اذکار و مشاغل، اور اد و وظائف کو بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے "صوم صلوٰتوں پھردا عاری" عجز وانکسار کے طور ملامتیہ جملہ ہے جس سے کسر نفسی کے جذبہ میں آپ نے خود کو مہتم کیا ہے اور یہی عجز وانکسار اسلامی تعلیمات کی روح ہے ورنہ آپ کا نہ صرف نماز کی پابندی بلکہ با جماعت نماز کی ادائیگی کا یہ حال تھا کہ حضر کے علاوہ سفر میں بھی باقاعدہ امام (عالم، حافظ) ساتھ رکھتے تاکہ ادائیگی نماز باجماعت ہو یہی حال میرے شیخ مرشد حضور خواجہ الحاج محمد الدین اویسی حنفی سجادہ نشین دربار عالی حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی قدس سرہٗ کا حال تھا اسی لئے فقیر اویسی غفرلہٗ کی اپنے دور کے اکثر سجادہ نشین اور صاحبزادگان اور رسمی پیری مریدی کے دھندہ والوں سے لڑائی ہے کہ آپ حضرات نے جن کریم ذاتوں سے عزت وعظمت پائی ہے ان کے طریقہ کار سے کوسوں دور ہیں بلکہ رونا آتا ہے کہ ان کے صاحب حجرات داڑھی کے دشمن اور شرعی امور پر عمل کرنے سے عاری ہے۔ ان حضرات کے لئے مودبانہ طریقہ پر ناصحانہ انداز

میں فقیر کی چار تصنیفیں مطبوعہ عام ہیں۔

سوال: حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہٗ ہندو فلسفہ یوگ سے متاثر ہو کر ہمہ اوست اور حلول و اتحاد کے قائل تھے اس کے ثبوت میں حضرت اقدس کے اس قسم کے اشعار پیش کرتے ہیں۔

احدوں بن احمد آیا

ایسے اشعار کی وجہ سے آپ پر وہابیوں دیوبندیوں نے کفر کا فتویٰ لگایا۔

جواب: دراصل آپ اسلامی وحدۃ الوجود کے قائل تھے آپ ہندوانہ ہمہ اوست کے سخت مخالف تھے یاد رہے کہ اسلامی وحدۃ الوجود اور مشرکانہ نظریہ ہمہ اوست میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس فرق کو آپ کے ملفوظات میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جہاں تک حلول و اتحاد کا تعلق ہے۔ حضرت خواجہ صاحب، دیگر مشائخ اور متکلمین حضرات کی طرح اس کے مخالف تھے ''احدوں بن احمد آیا'' جیسے اشعار سے حضرت کا مطلب حاشا و کلا یہ نہیں ہے کہ جس طرح ہندو لوگ رام اور کرشن کو خدا کا اوتار مانتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ کا اوتار یعنی (INCARNATION) مانتے تھے بلکہ اس سے آپ کی مراد تنزلات ستہ کے مطابق ذات احدیت کا ظہور اول یا تجلی اول، یعنی حقیقت محمدیہ ہے جسے تیعین اول اور وحدت کے ناموں سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی اصل یہ حدیث پاک ہے۔ اول ما خلق اللہ نوری و خلق کل شئی من نوری (سب سے پہلے حق تعالیٰ نے میرا نور (نور محمدیصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا) چونکہ لفظ ''پیدا کرنے'' میں بھی احتیاج بہ غیر کا شائبہ متصور ہوتا ہے اس لئے عارفین نے تخلیق کو تجلی کا نام دیا ہے۔ مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی تصنیف فضل المعبود فی تحقیق واحدۃ الوجود کا مطالعہ کیجئے۔

سوال: حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ سماع یا مزامیر کے دھنی تھے بلکہ سرود گانے کے قواعد و قوانین کے اتنے بڑے ماہر تھے کہ کوئی بڑے سے بڑا ماہر بھی آپ کی مہارت تامہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔

جواب: سماع اختلافی مسئلہ ہے اس پر سینکڑوں کتابیں جانبین سے لکھی جاچکی ہیں حضرت امام غزالی قدس سرہ و دیگر آئمہ محققین رحمہم اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ سماع اہل کو جائز ہے اور نا اہل کے لئے ناجائز اور حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ کی اہلیت وصلاحیت علمی و عملی کو اہل جانتے ہیں یہاں تک کہ فضلائے دیوبند بھی آپ کے علم وعمل کے معترف ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف مناظرہ بہاول پور معہ فیصلہ خواجہ غلام فرید۔

فقط والسلام

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۴ صفر ۱۴۲۹ھ

بہاول پور پاکستان

ہماری دیگر مطبوعات

- تفسیر فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان
- عربی تفسیر فضل المنان
- الفیض الجاری فی شرح صحیح البخاری
- حدائق بخشش 13 جلدیں
- رسائل اویسیہ اول تا ششم
- احوال آخرت
- حیرت انگیز واقعات
- جامع کمالات سید المرسلین
- کشکول اویسی
- اویسی کا سفرنامہ انگلینڈ وحجاز
- ہدایۃ النحو
- جہنم سے بچانے والے اعمال
- جدید مسائل کے شرعی احکام
- ڈش اور کیبل کی تباہ کاریاں
- کالج اور لڑکی
- غم ٹال وظیفے
- مدینہ کے اہم واقعات اور مشہور مقامات
- لاعلمی میں علم
- علامات قیامت
- کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
- فضائل سیدنا صدیق اکبر از کتب شیعہ
- امام حسین ویزید
- بدعات المسجد
- بدعات حسنہ کا ثبوت
- بچپن حضور کا
- اذان بلال
- راہ حق
- غوث اعظم سید ہیں
- فضائل فاطمۃ الزہراء
- علم المناظرہ مع اصول مناظرہ
- زور سے آمین کہنا کیسا؟
- حضرت عثمان کو برا کہنے والا کون
- امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات
- جوانی کی بربادی
- حضور کا مردے زندہ کرنا
- تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
- ثبوت تبرکات
- اصلی اور نقلی پیر میں فرق

ناشر
بزمِ فیضان اویسیہ